# تفسیر ام القرآن

قائد اہلسنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

ترتیب، تحقیق، تکمیل

ڈاکٹر غلام زرقانی

دار الکتاب دہلی

# عکس جمال

## خطیب العالم علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

تفسیر: ف۔س۔ر۔فعل فسّر سے باب تفعیل کا مصدر ہے۔اس کا معنی و مفہوم کھولنے، حجاب ہٹادینے، عبارت کے مطلب کو واضح کرنے، کلام کے مطالب بیان کرنے کا بتایا گیا ہے، یعنی جس سے کتاب اللہ کے متن کو صحیح سمجھا جا سکے۔ تاویل کا لفظ خود قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔

تفسیر کی چار صورتیں ہیں: تفسیر قرآن بالقرآن، تفسیر قرآن بالحدیث، تفسیر قرآن بالاجماع، تفسیر قرآن باقوال مجتہدین۔

قرآن اپنے بعض کی خود تفسیر کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا، ان جیسا علم وفہم والا کوئی نہیں۔ علمائے حق کا جس مطلب پر اتفاق ہوا۔ امت مسلمہ میں علوم ومعارف کے حوالے سے وہ ہستیاں جنہیں درجہ اجتہاد واستناد حاصل تھا اور وہ خوف الٰہی رکھتے ہوئے حق وصواب کے لیے محنت کرتے تھے۔

اکیس علوم وفنون میں یہ تمام وکمال مہارت والے کو ترجمہ وتفسیر کا اہل کردانا جاتا تھا۔ نادہندوں کے تراجم وتفاسیر نے انتشار وافتراق اور فتنہ وفساد کی راہیں کھولی ہیں۔ عقلی پہلو کو نقلی پہلو پر ترجیح دینا، تفسیر بالرائے، اٹکل پچو یعنی ظن وتخمین کی بنیاد پر بات کرنا، روایت ودرایت کی فہم سے عاری، شخصی فہمِ معانی، یعنی اپنی طرزِ فہم کو اہم اور مقدم سمجھنا، بلکہ اسے ہی صحیح قرار دینا اور اپنی شخصیت کے آثار، تفسیر پر نقش کردینا، اپنے کسی خاص مقصد کے پیچھے ایسے پڑ جانا کہ کتاب اللہ کے مقصود سے دور کردینا اور سہل نگاری کو ترجیح دینا، ایسے سلسلے تھے کہ ان سے صحیح عقیدے متاثر ہوئے اور جانے کتنے فرقے اور گروہ وجود میں آگئے۔

ستم اتنا بڑھا کہ کھلاڑی اور گلوکار جو عربی سے بھی نابلد تھے، یہ کام کرنے لگے، حالانکہ جو خود مفسر نہیں، صرف ناقل ہے، اسے بھی حد درجہ احتیاط لازم ہے۔ فی زمانہ جو کچھ ہورہا ہے، اس کے لیے یہی کہوں گا کہ الامان الحفیظ۔

ایمان کی حفاظت کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ مسلمان کے صحیح عقیدے میں خرابی یا تشکیک پیدا کرنے کی جسارت وجرأت بہت سنگین جرم اور اس کا وبال بہت شدید ہے۔ صحیح العقیدہ علمائے حق نے ہر دور میں بدعقیدگی کی ایسی سازشوں کا تعاقب کیا اور انہیں بے نقاب کیا ہے۔ اسی حوالے سے زیرِ نظر ''تفسیر ام القرآن'' بھی قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی عمدہ کاوش ہے۔ انہیں ''رئیس القلم'' تسلیم کیا گیا اور ان کی نگارشات صحتِ عقائد کے باب میں قابلِ قدر شمار ہوئیں۔ ان کی مثالی خدمات کی ایک تفصیل ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ انہوں نے اپنے زرنگار قلم سے سورہ فاتحہ کی تفسیر بھی لکھی ہے، جسے ان کے لائق فائق فرزند فاضل نوجوان حضرت مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی ترتیب دے کر زیور طباعت سے آراستہ کررہے ہیں۔

مولانا غلام زرقانی سے چند برس پہلے ہیوس ٹن، امریکا میں ملاقات ہوئی۔ دھان پان سے مختصر جسامت والے، مگر اپنی قابلیت میں قد وقامت رکھتے ہیں۔ ملنسار، وضع دار اور

مہمان نواز، دوست شخصیت ہیں۔ باوجود اپنے مشاغل کی بہتات کے، کتاب وقلم سے ناتا جوڑے ہوئے ہیں اور تحریر وتصنیف میں اپنے باکمال والد گرامی علیہ الرحمہ کا عکس ہیں۔ ادھر دہلی میں ان کے برادرزادے مولانا خوش تر نورانی اپنی دھاک جمائے ہوئے ہیں۔

ماہ محرم الحرام کے پہلے عشرے میں اتنی مہلت نہیں ملی کہ اس تفسیر کے محاسن کا علیحدہ ذکر کرتا۔ گمان گزرتا ہے کہ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کو اس تفسیر پر نظر ثانی کا موقع نہیں ملا، ورنہ جہاں جہاں کچھ تشنگی محسوس ہوئی، وہ مزید لکھتے۔ مرتب کرنے والے (مولانا غلام زرقانی) کی دیانت کا اعتراف ضروری ہے کہ انہوں نے اصل میں دخل نہیں دیا، بلکہ حاشیہ میں اپنی دانست اور تحقیق بیان کردی اور جہاں کہیں ضرورت محسوس کی، وہاں اسی موضوع پر اپنے والد گرامی علیہ الرحمہ کی مطبوعہ تحریر شامل کردی اور اس کا حوالہ بھی درج کردیا۔ تخریج وتحقیق اور تفتیش آسان کام نہیں، کمپیوٹر نے کچھ سہولت ضرور کی ہے، لیکن اتنی بھی نہیں کہ اسی پر انحصار ہو۔ ان کی اس محنت نے قارئین اور محققین، ہر دو کے لیے آسانیاں پیدا کردی ہیں۔

تفسیر میں عقلی دلائل سے بھی مفہوم واضح اور آسان کیا گیا ہے اور صحیح عقائد واعمال کے بیان کا التزام بھی رکھا گیا ہے، جس سے آلودہ اذہان کی طہارت ہوگی۔ تحریر میں روانی ایسی کہ چاشنی برقرار رہی۔ فضائل کے عنوان سے "فاتحۃ الکتاب" کے معنی انہوں نے "کتاب کھولنے والی" تحریر کیے ہیں اور سورۂ فاتحہ کی تفسیر انہوں نے ایسی لکھی ہے، جو جانے کتنے قلوب واذہان کے بند قفل کھولے گی۔

کتاب میں بنی اسرائیل کے ایک بدچلن لڑکے کا واقعہ درج ہے۔ بہت کم سن تھا جب یہ واقعہ سنا تھا، اپنی ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال پر میں نے جو کتاب ترتیب دی، اس میں بھی اسے شامل کیا۔ حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی اس تحریر سے یہ انکشاف ہوا کہ یہ واقعہ میرے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔

تفسیر کے آخر میں ''فقہی مسائل'' کا باب خاصے کی چیز۔

مختصر مگر پُر اثر تفسیر سے یقیناً بہت سے استفادہ کریں گے اور مرتب کے لیے دعا گو ہوں گے۔

خلیفۂ رابع مولائے کائنات سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے؛ جو کچھ پورے قرآن میں ہے، وہ سورۂ فاتحہ میں ہے۔ جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے، وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ جو کچھ بسم اللہ میں ہے، وہ اس کی ب میں ہے۔ میں اگر اس کی تفسیر لکھوں، تو اتنی کتابیں ہو جائیں کہ ۷۰ اونٹ نہ اٹھا سکیں۔

حضرت رئیس القلم فرماتے ہیں: گہرائی میں اتر کر سوچیے تو سورہ فاتحہ کا یہ اجمال دونوں جہاں کی تفصیلات پر حاوی ہے۔

یوں اس تفسیر کو ایک جھلک کہیے اور اندازہ کیجیے کہ اس اجمال کی تفصیل میں کیا کیا نہ ہوگا۔

قائد اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کی اس تحریر کی اشاعت پر یہ فقیر مولانا غلام زرقانی کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

فجزاہ اللہ خیر الجزا